47060-صلیب کے مشابہ ہار پہننے کا حکم

سوال

میں نوجوان ہوں، اور میری ایک مسلمان دوست ہے جو صلیب کے مشابہ قسم کا ہار گردن میں پہنتی ہے، وہ ہار فرعونی چابی جسے زندگی کے راز کی چابی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جوٹی (T)کی شکل میں صلیب کے مشابہ ہوتی ہے، توکیا یہ ہار حرام ہے یا کہ مباح، اگر وہ ہار فی ذاتہ صلیب نہیں تو پھر میری دوست کو اس سے پریشانی ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

یہ ہار پہننا حرام ہے؛ کیونکہ یہ فرعونی چابی کی شکل میں ہے اور یہ معروف و معلوم ہے کہ فرعون کافر تھے، اور کسی بھی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ کفار کے شعار میں سے کوئی شعار پہنے یا پھر جو کفار کے ساتھ مخصوص ہے اسے زیب تن کرے، اور جب اس چیز میں یہ بھی ہو کہ وہ صلیب کی شکل میں ہو جس کی نصاری عبادت کرتے ہیں اور یہ اس کی یقینی حرمت کا ایک اور سبب ہے.

صلیب والی چیز کے استعمال کو منع کیا گیا ہے،.جس چیز میں صلیب ہوتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے توڑ دیا کرتے تھے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"گھر میں جو چیز بھی صلیب والی ہوتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے توڑ دیتے تھے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5952).

اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ اس ہار کو زیب تن کرنے میں کفار کی مشابہت بھی ہوتی ہے،.جس سے بہت ساری احادیث میں منع کیا گیا ہے، جن میں سے ہم چند ایک ذیل میں.بیان کرتے ہیں :

1– نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو کوئی بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (3512) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس کی کم از کم حالت یہ ہے کہ کفار سے مشابہت کرنا حرام ہے، اگرچہ اس کا ظاہر کفار کی مشابہت اختیار کرنے والے کے کفر کا تقاضا کرتا ہے"

دیکھیں : اقتضاء الصراط المستقیم (237/1).

2– عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے معصفر سے رنگے ہوئے کپڑے زیب تن کیے ہوئے دیکھا تو فرمایا :

یہ کفار کے لباس میں سے ہے، تم اسے مت پہنو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2077).

مسند احمد میں اس حدیث پر احمد شاکر تعلیقا کہتے ہیں :

"یہ حدیث صریح نص کے ساتھ لباس، اور زندگی اور ظاہر میں کفار کے ساتھ مشابہت کی حرمت پر دلالت کرتی ہے، پہلے دور سے اب تک علماء کرام کا اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے "اھ

دیکھیں : مسند امام احمد تحقیق احمد شاکر (19/10).

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ظاہری امور میں مشابہت اختیار کرنے سے اخلاق و اعمال میں مناسبت اور مشابہت پیدا ہوتی ہے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار اور عجمیوں اور اعراب سے مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے، اور مرد و عورت منع کیا ہے کہ وہ کسی دوسری جنس کی مشابہت اختیار کریں، جیسا کہ مرفوع حدیث میں وارد ہے

"جس نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے "اھ.

دیکھیں : مجموع الفتاوی (154/22).

مندرجہ بالا سطور میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ ہار پہننا جائز نہیں ہے.

مستقل فتوی کمیٹی سے کفار کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے سے ممانعت کے متعلق دریافت کیا گیا تو اس کا جواب تھا :

"کفار کی ممنوعہ مشابہت سے مراد یہ ہے کہ : جو ان کی مخصوص عادات ہیں، اور جو کچھ انہوں نے دین میں نئے اعتقادات اور عبادات ایجاد کر لیے ہیں اس میں ان کی مشابہت کرنا منع ہے، جیسا کہ داڑھی منڈانے میں کفار کی مشابہت کرنا.....

اور اسی طرح انہوں نے جو تہوار اور موسم بنا رکھے ہیں، اور نیک و صالح لوگوں میں غلو کر رکھا ہے، اور ان سے مدد اور استغاثہ کرتے اور ان کی قبروں کے گرد طواف کرتے اور ان کے لیے نذر و نیاز دیتے اور بکرے ذبح کرتے ہیں.

اور اسی طرح ناقوس و طبل بجانا، اور گردن یا گھروں میں صلیب لٹکانا، یا مثال کے طور پر ہاتھ پر صلیب گدوانا..."

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (249/3).

ایسے ہی فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال بھی کیا گیا :

مسلمان شخص کے لیے صلیب پہننے کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

"اگراس کے سامنے صلیب پہننے کا حکم بیان کردیا جائے، اوراسے یہ بتا دیا گیا ہو کہ یہ عیسائیوں کا شعاراورعلامت ہے، یہ صلیب پہننا ان عیسائیوں کی طرف منسوب ہونے اورجن باطل دین پر وہ ہیں اس پر راضی ہونا ہے، لیکن اس کے باوجود وہ مسلمان صلیب پہننے پر مصر ہو تو اس کے کافر ہونے کا حکم لگایا جائیگا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا حکم ہے :

.{اور جو کوئی بھی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کریگا تو بلاشک وہ انہی میں سے ہے، یقینا اللہ تعالی ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا}.المآئدۃ(51).

اورپھر اس میں عیسائیوں کے اس وہم وعقیدہ کی موافقت بھی ہوتی ہے کہ انہوں نے عیسی علیہ السلام کو قتل کردیا ہے، حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اس کی نفی کرتے ہوئے اپنی کتاب عزیز میں فرمایا ہے :

.{حالانکہ نہ توانہوں نے اسے (عیسی علیہ السلام) کو قتل کیا، اور نہ ہی اسے سولی پر چڑھایا، لیکن ان کے لیے (عیسی علیہ السلام کا) شبیہ بنا دیا گیا}.النساء(157).

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء(119/2).

دوم :

سائل نے اپنے سوال میں اشارہ کیا ہے کہ اس کا ایک اس لڑکی کے ساتھ تعلق ہے، اوراس سے دوستی ہے، ظاہر یہی ہے کہ ان دونوں کے مابین یہ تعلق اوردوستی شادی کے بغیر ہی قائم ہے، اورایسا تعلق قائم کرنا حرام ہے، دین اسلام ایسے تعلق قائم کرنے سے منع کرتا ہے؛ کیونکہ کسی بھی مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی اجنبی عورت کے ساتھ رہے، اوراسی طرح کوئی بھی عورت کسی اجنبی مرد کے ساتھ نہیں رہ سکتی، اس لیے کہ ایسا کرنے میں اللہ سبحانہ وتعالی کی جانب سے حرام کردہ افعال کا ارتکاب ہے، جس میں نرم لہجہ میں باتیں، اورایک دوسرے کو دیکھنا، یا پھر خلوت وفحش گوئی اورفحاشی، یا ایک دوسرے کو چھونا وغیرہ شامل ہے.

اوراس لیے بھی کہ اس میں دل میں خرابی پیدا ہوتی ہے، اوراللہ سبحانہ وتعالی کے ساتھ تعلق، اوراس کی عبودیت میں بھی خرابی آتی ہے، چاہے حسی طورپر ان دونوں کے مابین فحاشی نہ بھی ہو.

واللہ اعلم.